شیخ الحدیث مولانا محمد لطافت الرحمن صاحب اسلام آباد
سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ

اساتذہ اور علماء کے احترام میں کھڑے ہونے کا مسئلہ

القیام للعالم القادم

مجھے اس عنوان پر یہ مختصر مضمون لکھنے کی ضرورت یوں پیش آئی، کہ پاکستان کے دینی مدارس میں یہ دستور بن گیا ہے کہ درسگاہ میں مدرس کے آنے پر درس میں موجود طلبہ تعظیماً کھڑے نہیں ہوتے اور اپنے اس عمل یا بد عملی پر یہ حدیث پیش کرتے ہیں: " لاتقوموا بین یدی کما تقوم الاعاجم بین ایدی امراء ھم " مگر میرے ضمیر نے چونکہ اس صورتحال کو اس وجہ سے تسلیم نہ کیا کہ دارالعلوم دیوبند میں اساتذہ کرام کے احترام کا یہ طریقہ جاری ہے یعنی درسگاہ میں عالم استاذ کے آنے پر طلبہ کھڑے ہوتے ہیں اور اسی طرح دینی اور علمی شاگرد واستاد کا ایک باہمی رابطہ بصورت حبل متین موجود ہے۔ چنانچہ مجھے طلبہ مدارس کا یہ طرز ناگوار گزرا اور جب میں نے کسی مدرسہ کے سربراہ سے کہا کہ یہ قیام ہونا چاہئیے تو جواب ملا کہ نہیں ہم اس قیام کے حق میں نہیں ہیں۔ پھر یہ ہوا کہ میں نے دورہ حدیث اور دیگر فوقانی درجات کے طلبہ کو اس طرح کے قیام پر مامور کیا اور انہوں نے بخوشی قبول لیا۔ مگر جو لوگ میدان درس وتدریس میں اس سنت مسلوکہ کی لذت سے محروم ہیں ان میں سے بعض میری مخالفت کرتے ہیں اور اس کو میری تعلی قرار دیتے ہیں اور جماعت اسلامی کے ایک نامور سربراہ نے تو رسالہ " ترجمان القرآن" میں اس موضوع پر شائع شدہ میرے مضمون کے بر حق یہ لکھا: کہ ہم نے توامریکہ میں استاذ کے آنے پر قیام نہیں کیا ہے جس پر میں نے موصوف کو عتاب آمیز لہجہ میں لکھا کہ امریکہ کی شیطانی تعلیم گاہوں کے طریق کار کا سہارا لینا کہاں تک عقلمندی ہے جبکہ علامہ اقبال نے اس بارہ میں خوب کہا ہے:

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین ومروت کے خلاف

بہرحال یہ تو اس قیام پر لوگوں کے مختلف فکرونظر کا قصہ تھا۔ اب اس بارے میں علماء امت میں دو

محدثین کا نظریہ پیش کرتا ہوں جن کا فتویٰ ہر لحاظ سے قابل قبول ہے۔

۱۔ ایک تو امام نوویؒ شارح صحیح مسلم میں جو فرماتے ہیں:

قوله ـ قوموا الیٰ سیادکم اوخیرکم فیه اکرام لاهل الفضل وتلقیهم بالقیام لهم اذا اقبلوا بکذا احتج به جماهیرالعلماء لاستحباب القیام ـ قال القاضی ولیس هذا من القیام المنهی عنه وانما ذاک فی من یقومون علیه و هوجالس ویمثلون قیاماً طول جلوسه ـ (الی ان قال النووی) قلت القیام للقادم من اهل الفضل مستحب وقد جاء فیه احادیث ولم یصح فی النهی عنه شیئی صریح وقد جمعت کل ذالک مع کلام العلماء علیه فی جزء واجبت عماتوهم النهی عنه والله اعلم ـ (بحوالہ نوویؒ شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۵)

۲۔ دوسرا محدث مولانا محمد تقی صاحب محترم ہیں جنہوں نے اس عنوان کے تحت اول تو اس قیام کی چھ صورتیں بتائی ہیں اور ساتویں قسم کے بارے میں موصوف کے فرمانے کا بلفظہ متن یہ ہے:

" ان یقوم رجل لمن دخل علیه علی سبیل البر والاکرام لمن لایرید ذالک منه وقال الامام النووی فی جوازه رسالة مستقلة لوصلها ابن الحاج وقد حکی الحافظ فی الفتح ج ۱۱، ص ۵۰، دلائل النووی وابن الحاج ببسط وتفصیل الی ان قال العثمانی المحترم طاقت حیاته و دامت برکاته ـ وقال شیخنا التهانوی رحمه الله فی اعلاء السنن ج ۱۷ ص ۲۳۹ـ فالحاصل انه لادلیل فی ماذکرعلی کراهة القیام لمجردالاکرام (الی ان قال) نعم لما کان مثل هذا القیام متعارفاً بین الناس وفی نزعهم عن عادتهم حرج عظیم بل قد یفضی الی الحقد والعداوة والضرروالاضرار ومع ذالک هو من المسائل الاجتهادیة التی اختلف فیها العلماء فلاینبغی التشدیدفیه والانکار علی فاعله بل ینبغی ان من غلب علی ظنه یحتاط فیه لنفسه ان لم یترتب علی ترکه مفسدة وهو عندی اعدل الاقوال فی هذا الباب " (بحوالہ تکملہ فتح الملہم ج ۳ ص ۲۷ ـ ۲۸) آخر میں عرض ہے کہ اوپر کے محدثین کے بیانوں کی روشنی میں میرا موقف تو یہ ہے کہ علماء اور دینی استاذ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ جن کے لئے قیام کی صورت میں تعظیم واحترام کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے: " ومن یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب۔ ہاں جو حضرات علماء یا عالم نما جاہل صاحبان جدید اور یورپی طریق درس سے دہشت زدہ ہیں ان کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے:

دہشت سے ہر اک نقطہ الٹا نظر آتا ہے | مجنون نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے